

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۹ جولائی | سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۲۹

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ا/

اُردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۴/

رومن اردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۲/

رومن اردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۳/

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۔/

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ا/ +

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵/ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہی قیمت رکشا للعہ سے ما عہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ...... عہ/
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...... عہ/
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...... ہے/
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ...... ہے/ ۵
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	۵	ملے
چوتھائی کالم	۵	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما/

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ واے آنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور استادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے - پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ - قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - من تصنیف قاضی پیر محمد کونبھی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئیے

انجیل برنباس - من تصنیف عبدالاحداز کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نکلسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم - من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ہر ایک مسیحی کو چاہئیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر +

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارڈنیڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اردو ۳ر +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اردو ۱۲ - فارسی اردو ۱۲ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۱۲ +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

مصر میں سنگین جرائم کی ترقی ہے۔ ارادہ ہے کہ سزائے تازیانہ پھر جاری کی جائے۔

اس سزا کو مصر میں کورباش کہتے ہیں۔ لارڈ ڈفرن کے زمانہ میں بند کی گئی تھی پھر ضرورت سمجھی گئی۔

مویشیوں کے منہ کھر کی بیماری تمام یورپ میں وبائی صورت میں پھیل رہی ہے۔ افسوس ہے۔

انگلستان میں تانبہ کا نرخ یکدم گھٹ رہا ہے۔ چار پونڈ کی جگہ ۳ پونڈ ۱۰ شلنگ رہ گیا ہے۔

نیویارک کی ایک ایکسپریس ٹرین کے تصادم کا سخت حادثہ ہوا۔ سٹیشن کورننگ پہ تھا۔

اس حادثہ سے چالیس مسافر ہلاک ہوئے اور پچاس زخمی ہیں۔ دو گاڑیاں لگ گئیں۔ ۴ کو یہ واقع ہوا۔

برٹش میدان سالسبری میں ایک سرکاری ہوائی جہاز ۲۰۰ فٹ کی بلندی سے آپڑا۔ افسوس تھا۔ سارجنٹ ہیتھر ولسن۔ کپتان لورین دونوں گرتے ہی مرگئے نہایت ناگہانی حادثہ پیش آیا۔

انگلینڈ میں گلاب کے پھول جو نشان میں یتیم لوگوں نے بیچے تھے۔ اس میں ساڑھے چار لاکھ روپے وصول ہوئے اور کوئین الگزینڈرا کے ہسپتالوں وغیرہ میں تقسیم کئے گئے۔

پنجاب میں سونے کی اشرفی کا استعمال بہت ہوگیا ہے چنانچہ لائلپور میں کل کاشتکاروں نے اپنی مالگذاری اشرفیوں میں ادا کی جس سے ایکبارگی خزانے میں قریب چار لاکھ کے اشرفیاں پہونچ گئیں

پنجاب میں جون کے اخیر میں بہت سخت گرمی پڑتی تھی اور بارش کی ضرورت تھی۔ لیکن اب قریباً سب جگہوں میں بارش ہوگئی ہے۔ اور گرمی کی شدت کم ہے۔

لاہور میں ایک سپاہی نے اپنے انسپکٹر کو (جس نے سپاہی کے خلاف رپورٹ کی تھی) بندوق اور کرچ سے مارا۔

لندن میں لیڈی شورن نے ایک ملاقاتی جلسہ دیا جبکہ مسٹر گوکھلے نے لیڈی ویڈربرن صاحبہ کو ہیروں اور موتیوں کا ایک ہار تحفتہً پیش کش کیا۔ یہ اہل بمبئی کی طرف سے اور ہندی کاریگری کا نمونہ تھا۔ مسٹر گوکھلے نے ہندی امنگوں کی نیک فال کا اعتراف کیا پُر اثر تھا

چین کی مجلس وزرات ٹوٹنے والی ہے۔ لبرل پارٹی توسیع لوکل گورنمنٹ کی مخالف ہو رہی ہے۔

گورنمنٹ انڈیا نے انتظامی ضرورتوں کے لئے تین کروڑ کے قرضہ کا اعلان کیا۔ سود ۳½ فیصدی ہوگا۔

خوست کا سابق گورنر شاہ عاصی کابل میں قید کیا گیا۔ اسکے چلن کی تحقیقات کیجاویگی۔

اہل خوست کی شکایتوں کے سننے کا امیر صاحب نے ہر ایک مقام پر خاص انتظام فرمایا ہے۔

خوست کے فرقہ منگال کے لوگ اپنے حق میں نہایت مفید شرائط پیش کر رہے ہیں۔ تازہ خبر ہے۔

لکھنو اور سیتاپور میں قریب دو درجن آدمی پکڑے گئے ان پر جعلسازی کا الزام ہے۔ سنسنی افزا ہے۔

انسپکٹر حبیب خاں کے قاتل تلسا سنگھ کو بعدالت سشن جج صاحب بہادر لاہور پھانسی کا حکم ہوا۔

حکم ہوا کہ پنجاب میں لیسنس افیون کی بندش کی جائے فنانشل کمشنر نے اس کا سرکلر نافذ کیا۔

جنکو دیسی ریاست میں لیسنس افیون حاصل ہو برٹش قلمرو میں نہ لے سکینگے وہ چھین جائیگا۔

لاسہ میں دلائی لاما کا وزیر اعظم قتل کیا گیا۔ چینی فوج نے وہاں اپنا قبضہ پختہ کر لیا ہے۔

ایک لڑائی میں نو سو تبتی قتل ہوئے۔ انکی طاقت توڑی گئی۔ دلائی لامہ کے لئے خوف ہوگا۔

قاہرہ میں خدیو مصر اور لارڈ کچنر اور وزیر اعظم مصر کی سازش قتل نہایت خطرناک پائی گئی۔

اخبار کی بہار

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اٹلی آجتک بیس کروڑ سات لاکھ دو ہزار فرینک کی رقم جنگ طرابلس کی نذر کرچکی ہے۔

انگلستان اور ہندوستان کے درمیان تار برقی کے نرخ میں کچھ فی لفظ ہوئی ہیں لیکن یہ اخباروں کے لئے منظور ہے اور ۲۴ گھنٹے کے اندر خبروں کا پہونچ جانا شرط ہے۔

کاٹھیاواڑ اور پانچ محل میں اب تک کال ہے۔ لیکن گورنمنٹ کا انتظام پورا ہے اور کچھ اندیشہ نہیں ہے۔ ۷۰۹۶ لوگ ریلیف کے کاموں پر ہیں اور ۱۶۲۱۲ کی مفت پرورش ہو رہی ہے۔ اور ریاستوں میں ۸۴۸۹ لوگ مزدوری کر رہے ہیں اور ۵۳۵۵ لوگ پرورش بغیر کام کے پا رہے ہیں۔

گزرے ہفتہ میں بمبئی میں ۲۰۴ لوگ ہیضہ سے مرے۔

ہندوستان سے چاول بہت چین اور جاپان کی طرف جا رہا ہے۔ اور وہ لوگ ہندوستان کے چاول اس قدر پسند کرتے ہیں کہ بنگال اور بہار کے لوگ اپنے پرانے ذخیرے کھول کر بیچ رہے ہیں۔

جون کے اخیر اور جولائی کے شروع میں مون سون (برساتی ہوا) دونوں طرف خلیج بنگال سے بحر عرب سے مضبوط ہوگئی ہے۔ پس اب کافی بارش جگہ بجگہ ہو رہی ہے۔ اور امید ہے کہ جولائی کے دوسرے ہفتے تک ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بارش پہونچ جائیگی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی نئی گاڑیوں کیلئے قریباً ۱۳ لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں۔

ریلوے کی کئی ایک چھوٹی لائنیں آجکل بہت ترقی پر ہیں۔ راجپوتانہ مالوہ ریلوے میں اپریل سے اب تک ساڑھے نو لاکھ کی بیشی سال گذشتہ کے مقابلہ میں اب تک ہوئی ہے حیدرآباد۔ گوداوری لائن میں دس لاکھ بیشی ہوئی ہے جودھپور۔ بیکانیر ریلوے میں تین لاکھ کی بیشی جنوری سے اب تک ہوئی ہے۔ سدرن پنجاب ریلوے نے ۲ اڑہائی ماہ میں پانچ لاکھ روپے گزرے سال سے زیادہ پائے ہیں۔

برہما کی سب ریلوے لائنیں عمدہ طور سے چل رہی ہیں امسال ان کی آمدنی جون آٹھویں تک ۱۱۳۰۰۰۰۰ روپے ہوتے ہیں جو گزرے سال سے سات لاکھ زیادہ ہیں

ویرہ دون میں مسٹر ریلی کا موٹر کار بگڑ گیا۔ اور رک نہ سکا۔ اور ایک دیوار میں ٹکرایا۔ دیوار ٹوٹ گئی اور بیس یا بائیس گز نیچے کھڈ میں موٹر گرا۔ مسٹر ریلی کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ اور کچھ عرصے کے بعد مر گئے۔ لیکن ان کا مستری اور نوکر سب بچ گئے۔

سلطان روم کا ارادہ ہے کہ اپنے صوبوں میں افسروں کی نگرانی کے لئے انسپکٹر مقرر کریں کہ ولی عہد سب سے بڑے عہدہ دار ہونگے اور اکثر انگریز ہونگے۔

بمبئی کے کالج آف کرس کے لئے اس قدر چندہ جمع ہوگیا ہے کہ اس کی سالانہ آمدنی ۲۳۰۰۰ روپے سالانہ ہوگی اس کے علاوہ گورنمنٹ نے ۱۵۰۰۰ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا ہے۔ پس اب امید ہے کہ جلد یہ کالج شروع ہو جائیگا۔

برٹش رجمنٹ (گوروں کی پلٹن) میں ۵۴ فیصدی سپاہی ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں۔ چار برس کے اندر اکثر پلٹنوں کے دس یا اٹھارہ فیصدی سے اب پچاس یا ساٹھ فیصدی تک پہونچ گئے ہیں اور یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جن فوجوں میں زیادہ پرہیز کے سپاہی ہیں۔ اور جن میں سپاہی کثرت کمیل کود میں اول ہوتے ہیں۔ ان میں سے ساٹھ یا نانوے فیصدی تک ٹمپرنس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں۔

تبت کے مغربی حصوں کی کچھ قومیں باغی ہوگئی ہیں اور گورنمنٹ کو دق کر رہی ہیں چنتو سے خبر آئی ہے کہ چینی افسر سہنگ چینگ تبت والوں کے قابو آگیا ہے۔ اور اس کی فوج سے ۱۵۰ رفلیں اور بیس ہزار کارتوس تبت کے لوگوں کو ملے ہیں۔

آسٹریلیا سے خبر آئی ہے کہ وہاں خوب بارش ہوئی ہے اور اب گیہوں کی پیداوار بہت اچھی ہوگی۔ ہندوستان کے لئے یہ اچھی خبر ہے۔ کیونکہ اب ہندوستان سے باہر گیہوں بھیجنے کی ضرورت کچھ کم ہوگی۔

سندھ میں نہریں خشک ہیں۔ دریا پست ہے چھ ضلعوں میں ہیضے کی بھی شکایت بہت ہے۔

چھوت سے پھیلنے والی بیماریوں کی تحقیقات کیلئے شملہ میں ایک سرکاری انجمن قایم کی گئی ہے۔

شملہ کے اجلاس میں حضور کمانڈر انچیف نے کہا کہ یہاں بھی فوج کے ہوائی جہاز بہم پہونچائینگے۔

بمبئی میں ایک جاپانی ملاح کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اس کے پاس ۴۳۵۸۲۲ گرین کوکین نکلی تھی۔ وہ کوکین بھی ضبط کی گئی آئندہ ایسے جرائم کی سزا بجائے جرمانہ کے قید ہوگی۔ طے پایا ہے۔

بمبئی کے رائل تھیٹر میں تماشہ کے سبب پچھلی رات کو آگ لگی۔ ڈیڑہ دو لاکھ کا نقصان ہوا۔

کلکتہ میں ایک کشتی دریا میں الٹ گئی ۹ مسافر تھے۔ ایک میونسپل کمشنر کا بیٹا ایک طالب علم بھی غائب۔

پچھلے سال ہندی تجارت درآمد برآمد کی مالیت ۲۴ کروڑ ۱/۴ ۲۴ لاکھ پونڈ تھی۔ ترقی معقول ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

احساس باطنی

نمبر ۹

سونگھنے کی حس کا آلہ بدن میں ناک ہے۔ جس کے وسیلے سے انسان تمام قسم کی خوشبو اور بدبو کو سونگھتا اور معلوم کرتا ہے۔ خوشبو سے اُس کا دماغ معطر ہوتا ہے اور بدبو سے نفرت کرتا ہے۔ اُس کے مطابق انسان میں احساس باطنی یا روحانی خدا نے آسمانی نعمتوں اور خوبیوں کے پہچاننے اور معلوم کرنے اور گناہ کی بیہودہ نجاستوں سے نفرت کرنے کا مادہ رکھا ہے جس کے وسیلے سے انسان نیک و بد اور بھلے اور بُرے میں تمیز کرتا اور اگر وہ خدا پرست اور دین دار ہے۔ تو وہ نیکی کے عمدہ کاموں سے الفت رکھتا اور وہ اُن کے کرنے میں ہمتن مصروف رہتا۔ پر اگر وہ نفسانی اور بدکردار ہے تو وہ اُس کے برخلاف نفسانی اور گندی باتوں کی طرف رغبت کرتا اور بُرے کاموں سے ہر وقت اپنی زندگی کو برباد کرتا ہے۔ جس طرح سے بسبب بیماری کے دماغ خراب ہو جاتا اور انسان سونگھنے کی حس سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے گناہ کی بیماری سے انسان نیکی کے احساس سے محروم ہو گیا ہے۔ اور اسلئے اس میں عمدہ باتوں کی طرف میلان کم ہوتا ہے۔ اور بدی کی طرف اُس کی طبیعت آمادہ رہتی ہے۔ خدا کے فرزندوں اور شیطان کے فرزندوں کے یہہ دونوں طریق اسی احساس روحانی سے معلوم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے عمدہ عملوں کو جانتا ہے۔ اور ان کی عبادتوں اور پرہیزگاریوں اور دعاؤں کی خوشبو کو سونگھتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۵

ثانیاً صنعت اور حرفت اور تجارت کا زیادہ ہونا۔ اگرچہ ہمارا ملک دیگر تمام ملکوں سے اس ضروری فن میں بہت پیچھے رہا ہوا ہے اور ابتک اُس کے اپنے مغز کی کوئی عمدہ ایجاد موجود نہیں ہے سوا موٹے موٹے قسم کے واہیی کارآمد آلات کہ جن سے بمشکل معمولی سا کام ہوتا ہے۔ مگر تاہم تمام قسم کے کاموں میں ہمارے ملک کے لوگوں نے حصہ لیا ہے اور امریکہ کی انجینیری کے سیکھنے میں ترقی کی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے اکثر لوگ انجینیرز۔ ڈرایورز اور مختلف قسم کے عمدہ عمدہ کاموں میں اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ اور سرکاری کارخانوں میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملازم ہیں اور کسی قدر صنعت اور حرفت کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پر رفتہ رفتہ وہ زمانہ بھی آجاویگا کہ ہمارے ملک کے لوگوں کے دماغ علم و سائنس سے روشن ہو کر مفید قسم کی ایجادیں بھی کرنے لگینگے۔ اور اگر جلد نہیں تو بمدت ضرور دیگر اقوام کے ہم پلہ ہو جاوینگے پر اس کے لئے بہت سا زمانہ درکار ہے۔ پر اگر گذشتہ زمانوں کا آج کے ساتھ مقابلہ کیا جاوے تو کہنا پڑیگا کہ ہمارے ملک نے بہت ترقی کی ہے۔ تمام قسم کے کاموں کیطرف ہمارا ہاتھ لگ جاتا ہے اور ضرور ہماری ترقی کا زمانہ آجاوے گا۔ تجارت تو سب طرح کی بہ نسبت گذشتہ زمانہ کے بڑھ گئی ہے۔ کہاں یہ بازار اور قسم قسم کا ولایتی مال و اسباب تھا جو اب ہر شہر و قصبہ کی دوکانوں میں سجا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ ولایتوں سے مال منگایا جاتا ہے۔ اور اس ملک کا مال باہر بھیجا جاتا ہے۔ کیا یہہ کم ترقی ہے؟ کہ لوگوں کو اس قسم کا شوق ہوتا جاتا ہے اور تجارت بڑھ رہی ہے۔

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی سالیانہ رپورٹ اب ہم کو ملی ہے۔ اس سوسائٹی کا کام اُردو زبان میں نہ صرف صوبہ پنجاب ہی کو فایدہ پہونچا رہا ہے بلکہ اس سے باہر دوسرے صوبوں کو بھی دور تک فائیدہ دے رہا ہے۔ سال بھر میں ۲۸ لاکھ صفحوں تک چھاپے گئے ہیں جن سے ۵۰۰۰ کتابیں بنی ہیں جو ۲۸ مختلف کتابوں اور رسالوں کی صورت میں چھپے ہیں۔ حساب کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ دو نیکور لٹریچر پر چندہ سے زیادہ خرچ آیا ہے اسلئے تمام دیگر وصول شدہ رقومات اس سوسائٹی کی اس میں خرچ کی گئی ہیں۔ اور بہت کچھ کمپنی کی تجارتی آمدنی کا حصہ بھی اس میں صرف ہوا ہے۔ اور تجارتی آمدنی میں سے تمام ڈپو کے خرچ اخراجات بھی پورے ہوتے ہیں اور ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۲ء میں کچھ کمی بھی رہی ہے لیکن عام چندے سے یہ کمی پوری ہو جاویگی اور کتابوں وغیرہ کی بکری سے تمام اخراجات پورے ہو جاوینگے جو سب اس میں خرچ کئے جاوینگے اور معلوم ہو جاوے گا کہ اس قسم کے تمام منافع اچھے کام میں لگ جاتے ہیں۔

اُردو کی شائع شدہ کتابوں میں ڈاکٹر ... صاحب کی کتاب حل المشکلات ہے اور ڈین فیر صاحب کی کتاب طالبان حق ہے اور بشپ آف لنڈن کی کتاب روح القدس کا کام و پیغام ہے۔ اور مرقس ڈاوز صاحب کی کتاب تحقیق بائبل ہے۔

ایک سوسائٹی جو ایسے اچھے کام میں مصروف ہے ۲۰۴ روپیہ کے قلیل چندے سے زیادہ حاصل کرنے کی مستحق ہے۔ اور ہم زور سے سفارش کرتے ہیں کہ ناظرین اس کار خیر کے لئے کشادہ دلی سے چندہ دیں تاکہ یہ بشارت کا مبارک کام زیادہ سرگرمی سے کیا جاوے۔

نتیجہ پبلک میموریل پر ایڈ اگزامنیشن کا نکل آیا ہے جو

سی فرنیک ہال صاحب نے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اس امتحان میں تین درجے ہیں

اوّل۔ سینیر ڈویژن۔ اس میں ۴۳ طلبا داخل ہوئے تھے جن میں سے ۲۲ پاس ہوئے۔ ۴ اول نمبروں کو ۴۳ رو۔ انعام ملا اور سرٹیفکیٹ اور کتابیں بھی دی گئیں۔

دوئم۔ جونیر ڈویژن۔ اس میں ۵۸ طلبا شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے ۳۷ پاس ہوئے اور اول تین کو ۳۰ روپیہ انعام ملا اور باقیوں کو سرٹیفکیٹس دی گئیں

سوئم۔ جونیر نان کرسچن ڈویژن۔ اس میں ۷۵ طلبا داخل ہوئے تھے۔ جن میں سے صرف ۷ پاس ہوئے اور اول تین کو تیس روپیہ انعام ملا۔ اس حساب سے کل ۶۴ طلبا کامیاب نکلے اور ۸۰ لڑکے ناکامیاب ہوئے۔

جو جو کام مکتی فوج اس ملک اور دیگر ملکوں میں لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے کر رہی ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس کے تمام کام رفاہ عام ہیں جن کو سرکار بھی پسند فرماتی ہے۔ مگر اس پر بھی متعصب اور مذہب کے بے جا پاس کرنے والے لوگ کوئی نہ کوئی نکتہ چینی کرنے سے رک نہیں سکتے۔ چنانچہ آجکل یہ تحریک ہو رہی ہے کہ کم عمر کے قیدی مکتی فوج کی نگرانی میں دیئے جایا کریں تاکہ وہ آئندہ کو سدھر سکیں اور اس کام کیلئے پنجاب میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے چار ممبر ہونگے۔ یعنے ریونیو سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ وانسپکٹر جنرل جیلخانجات پنجاب۔ لاٹ بیمبر پنجاب اور مکتی فوج کے کمشنر بوتھ صاحب۔ اس پر ایک ہمعصر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "یہ مذہبی پچشپات ہے مکتی فوج والے اُن کو اپنی ماتحت مسیحی گلہ کی بھیڑیں بنانے کی کوشش کریں گے۔ دوسری سوسائیٹیوں کو بھی موقعہ دینا چاہئے۔ مطلب ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے ہاتھ میں یہ کام دینا چاہئے۔ ہم کو تعجب آتا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ طرح کیسی ہے کہ نہ خود کسی کا بھلا چاہتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ کس نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ کیوں اُنھوں نے ابتک اس کی طرف توجہ نہیں کی ہے؟ اور جبکہ مکتی فوج ایسے کام کرنے لگی ہے تو اب ان کو تعصب کی نگاہ سے بُرا لگتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسے ہی مذہبی تعصب نے بہت سے نیک کام روک رکھے ہیں جن سے ملک اور قوم کو بڑے لابھ ہو سکتے تھے۔

یہ کہاوت بالکل سچ ہے کہ ہر شخص ہر کس بقدر ہمت اوست اگرچہ اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ نئی ایجادات نے ملک کو بڑے فایدے پہونچائے ہیں۔ پر ہمارے ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو باوجود ان ایجادوں سے کثیر فایدہ لینے کے ان کو نقصان کا سبب سمجھتے ہیں۔ ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ "کیا ریلوے نے ملک کو ۴۰ اور سو کوس روز چلنے والے آدمیوں سے محروم نہیں کر دیا؟ کیا بجلی کے پنکھوں نے کلکتہ کے کلرکوں کو ہوا کے رہنا سخت وقت طلب نہیں بنا دیا؟ پانی کے نل نے بھی جہاں جہاں وہ ہے لوگوں کو ایک گھڑا کھینچنے کی طاقت سے محروم نہیں کر دیا؟" ہم کہتے ہیں کہ یہ کہنا غلط ہے کہ اگر ایسا ہوا تو یہ غلطی ہے۔ پر ان عجیب و غریب ایجادوں نے کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ جن لوگوں نے اپنی آرام طلبی سے اپنی بدنی ورزش کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے خود ایسا کیا۔ اگر وہ بدستور آرام طلب نہ ہو کر ان ایجادوں سے بھی فایدہ اُٹھاتے اور ساتھ ہی اپنی ہمت اور طاقت کو بھی کام میں لاتے رہتے تو خوب ہوتا۔ لیکن اپنی آرام طلبی اور عیش کے مزے اڑا کر ان مفید ایجادوں کو اسکا سبب بنانا کوئی دانائی نہیں ہے۔ بلکہ اپنی بیوقوفی ہے۔

اس دنیا میں ہر ایک فرد بشر حقیقی آرام کی تلاش میں ہے۔ اگرچہ بعض گناہ کے بُرے اثر سے موثر ہو کر عالم مدہوشی میں مُبتلا ہو کر دیوانہ وار اپنے روحانی احساس کو کھو بیٹھے ہیں۔ تاہم بہت ایسے ہیں جنکی دلی خواہش اور آرزو حقیقی آرام حاصل کرنے کی ہے۔ لیکن بعض لوگ اس آرام کو جسمانی اور نفسانی باتوں میں تلاش کرتے ہیں۔ جو ہرگز ہرگز نہ ملیگا۔ ہمعصر شانتی مطبوعہ ۲۲ جون ۱۹۱۲ء میں ذیل کا مختصر نوٹ درج کرتا ہے۔ کہ "اس دنیا میں حقیقی آرام کا ملنا دشوار ہے۔ حقیقی آرام روحانی باتوں میں ہے۔ نہ کہ جسمانی باتوں میں دنیا کی دولت عزت شان و شوکت وغیرہ سب سامان عیش حقیقی آرام سے خالی ہیں۔ کیونکہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں فانی اور بے حقیقت ہیں۔ تو پھر اس حالت میں ان سے یہ خوبی کہاں حاصل ہو کہ حقیقی آرام ملسکے ناظرین اس راز کو سمجھنے کی کوشش کرو اور پھر اس پر عمل کرو" حقیقت میں یہ راز ہے لیکن خدا نے یہ راز اپنے بندوں کی زبانی کھول دیا ہے جنہوں نے صاف طور سے روحانی گیان دیکر اس کی اصلیت کو ہم پر صاف عیاں کر دیا ہے۔ یہ راز نئی پیدائش میں مخفی ہے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ "جب تک آدمی از سر نو پیدا نہ ہو وہ آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا" اور یہ وہ راز ہے جس کا جاننا انسان پر فرض ہے اور جسکا عامل ہونا نجات کے لئے ضروری ہے۔

ضرورت۔ گرل سکول سنگرور کیلئے دو زنانہ ٹیچروں کی جو تجربہ کار اور مڈل پاس ہوں ضرورت ہے کہ گارڈن بھی جانتی ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواست مع نقل سارٹیفکیٹ بہت جلد بخدمت ڈائرکٹر آف سٹیٹ ایجوکیشن بمقام سنگرور ریاست جیند آنی چاہئیں۔

اقتباس

انسان فطرت سے روحانی باتوں میں قاصر ہے۔ اس کی حالت بالکل دگرگوں ہے۔ اس کا دل وہاں ہے جہاں اس کے پاؤں ہونے چاہئیں۔ اُس کی ایڑیاں آسمان کی طرف اُٹھائی ہوئی ہیں۔ اور دل آسمان کی طرف سے پھرا ہوا ہے۔ بلکہ اُس کا رُخ دوزخ کی طرف ہے۔ وہ ان باتوں کو پیار کرتا ہے جن کو اُسے نفرت کرنی چاہئے۔ اور نفرت کے لائق سمجھتا ہے جنکو پسند کرنا چاہیے تھا۔ جن باتوں کے لئے اس کو رونا اور واویلا کرنا تھا اُن سے خوش ہوتا ہے اور خوشی کی باتوں سے غم کرتا ہے حتّٰی کہ شرم کی باتوں سے خوش ہوتا اور جلالی باتوں سے شرماتا ہے جن باتوں سے نفرت کرنی چاہئے ان کو پسند کرتا اور عمدہ باتوں سے نفرت کرتا۔ آہ کیسی اُلٹی عقل اور سمجھ ہے۔ (بسٹن)

ہمارے اول والدماجد آدم کی برگشتگی کے گناہ سے ہمارے دل مقناطیس کی مانند ہو گئے ہیں۔ مقناطیس کی طرح سے ہم سونے چاندی اور جواہرات کی گرفت نہیں کرتے پر ادنٰی قسم کی چیزوں کی طرف ہمارا میلان ہے جس طرح سے مقناطیس صرف لوہے اور فولاد کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے گھر کے دروازے پر یہ لکھکر لگایا کہ "کوئی بدی یا خرابی اس میں داخل نہ ہو" اس پر ایک دوسرے شخص نے کہا کہ تب تو گھر کے مالک کو اس میں کبھی آنا نہیں چاہئے۔ سچ ہے کہ انسان کے ساتھ یہ باتیں لگی ہوئی اور وابستہ معلوم ہوتی ہیں۔

براؤس۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

مسز ہل نام ایک امیر عورت ایک عمدہ مکان میں رہتی تھی ایک اتوار کی صبح اُس نے اپنی ایک نوکر سے کہا کہ اے رسیبیاؔ سنو میں گرجہ جاتی ہوں۔ خبرداری سے تمام دروازوں کو بند کر رکھنا اور ہرگز کھلا نہ چھوڑنا۔ خاصکر گلی کا دروازہ۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ نقصان ہو جاوے میں نے تم کو پیشتر بھی ہزاروں دفعہ اس کی نسبت کہا ہے اور وہ میم صاحبہ یہ کہکر چلی گئیں۔ کچھ دیر کے بعد وہ خادمہ چشمہ سے کچھ پانی لینے کیلئے چلی گئی اور تمام دروازے کھلے چھوڑ گئی۔ وہ کہنے لگی کہ میم صاحبہ بہت ڈرتی ہیں لیکن ہم کو گلی میں کوئی چیز نظر نہیں آتا۔ اور وہ چشمہ پر دوسری خادمہ سے گفتگو کرنے میں مشغول ہو گئی اور اتنے میں ایک بکرا دروازہ کھلا دیکھکر گھر میں گھس گیا اور ایک بڑے کمرے میں گھسکر کپڑے پہننے کے کمرے میں چلا گیا۔ جہاں ایک بڑا قد آدم آئینہ پڑا تھا۔ اس بکرے نے اپنی شکل اُس میں دیکھی اور سمجھا کہ دوسرا بکرا اُس کے مقابلہ میں کھڑا ہے۔ تو اُس نے اپنے سینگوں سے آئینہ کو مارا اور وہ ٹوٹ کر ہزاروں ٹکڑے ہو گیا۔ اتنے میں وہ خادمہ پانی لیکر آگئی اور اُس نے ٹوٹے ہوئے شیشہ کو دیکھا اور وہ واویلا کرنے لگی میم صاحب نے آکر اس نقصان کو دیکھا اور اس خادمہ کو نکال دیا۔ اور اس کی محنت ضبط کر لی۔

بان (جرمنی) میں ایک پرائیوٹ معلم درسہ کے شاگرد کو بیرحم دہوکا تین ماہ قید ہوئی۔

مراسلات

جنرل لیک میموریل پرائز اگزیمنیشن

الف۔ پاک نوشتوں میں۔

ب۔ تواریخ میں۔

یہ امتحانات چرچ مشنری سوسائٹی کی کمیٹی کے اختیار میں تمام پنجاب اور این۔ ڈبلیو فرنٹیر پراونس کے تمام دیسی مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے لئے کھلے ہیں۔ عمر کی قید تیس سال تک ہے۔ ذات فرقہ اور مذہب کا کوئی لحاظ نہیں۔ دینی امتحانات کے لئے صرف یہ شرط ہے کہ طلبا نے کسی تھیولاجیکل کالج میں تعلیم نہ پائی ہو۔

الف:۔ پاک نوشتوں کا امتحان ۱۹۱۳ء

یہ امتحان اپریل ۱۹۱۳ء میں لیا جائیگا۔ چاہئے کہ طلبا کی سرٹیفکیٹ لسٹ جن میں اُن کی عمر۔ مذہب پیدائش کا حال ہو جناب پادری سی ایف ہال صاحب مقیم فتح گڑھ بٹالہ ضلع گورداسپور کی خدمت میں پندرہ فروری ۱۹۱۳ء تک بھیجدی جاویں۔

(نوٹ) سینیئر طلبا وہ سمجھے جائینگے جنہوں نے یکم مئی ۱۹۱۳ء کا مڈل امتحان پاس کیا ہے۔ اور جونیئر وہ جنہوں نے پاس نہیں کیا۔ کوئی پہلا انعام حاصل کیا ہوا طالب علم دوسری دفعہ میں داخل نہیں کیا جاتا۔

کاغذات امتحان کے اردو میں ہونگے۔ جوابات یا اُردو میں یا انگریزی میں ہوں۔

پاس ہونے کے لئے ہر ایک پرچہ میں ۳۳ فیصدی نمبر حاصل کرنے لازمی ہیں۔ اور مجموعی اوسط ۴۵ فیصدی ہوگی۔

سنہ ۱۹۱۳ء کے لئے مضامین۔

سینیئر ڈویژن۔ پیدائش کی کتاب۔ مرقس کی انجیل

گلتیوں کا خط۔ نئے اور پرانے عہدناموں میں سے عام سوالات (صرف مسیحی طلبا کے لئے)

جونیئر ڈویژن۔ کتاب پیدائش پہلے سے ۱ باب سے ۲۵ باب تک یسعیاہ کا ۵۳ باب حفظ کرنے کے لئے۔ ۴

(نوٹ) غیر مسیحی طلبا کو سینیئر ڈویژن میں ایک امر سلانبر انکے دو پہلے پرچوں پر بجائے جنرل پیپر کے دیئے جاوینگے۔ جونیئروں سے زیادہ مشکل ہے۔ لیکن اس حالت میں اگر کوئی عیسائی طالب علم پہلے چار انعامات کو حاصل کریں ایک علیحدہ انعام دیا جائیگا جو تیسرے انعام کے مطابق ہوگا جو غیر مسیحی طالب علم کو ملیگا۔ جس نے پاس ہونے کے نمبر پائے ہونگے۔ اور جونیئر ڈویژن میں غیر مسیحی طلبا الگ کئے جاوینگے۔ اور الگ انعامات پائینگے۔

انعامات کی تفصیل ذیل میں ہے۔

سینیئر ڈویژن۔ [illegible]

جونیئر ڈویژن (مسیحی طلبا) [illegible]

جونیئر ڈویژن (غیر مسیحی طلبا) [illegible]

انعام حاصل کرنے والوں کو ایک ایک کتاب اور ایک خوبصورت سند ملیگی۔ اور تمام دوسرے کامیاب طلبا کو ایک سند اور ایک تصویر جنرل بیک صاحب کی ملیگی۔

(ب) امتحان تواریخ میں ۱۹۱۲ء

یہ امتحان دسمبر ۱۹۱۲ء میں منعقد ہوگا۔ چاہئے کہ باقاعدہ سرٹیفکیٹیڈ لسٹ طلبا کی جن میں عمر اور جائے پیدائش درج ہو۔ پادری سی۔ ایل رچرڈز مقیم امرتسر یکم نومبر تک بھیجی جاویں۔ طلبا جنہوں نے پہلے انعام حاصل کئے ہیں وہ پھر داخل نہیں ہو سکتے۔

تمام طلبا کے لئے ایک ہی امتحان ہوگا۔ اور یہ انگریزی زبان میں ہوگا۔

اس کے لئے چار انعامات مقرر ہیں۔ [illegible] اور جو طلبا چالیس فیصدی نمبر حاصل کر کے کامیاب سمجھے جاوینگے۔ اُن کو صرف ایک سند ملیگی۔

از طرف

سینیئنگ کمیٹی۔ پادری۔ سی۔ ایف۔ ہال سکرٹری
فتح گڑھ۔ مورخہ مارچ ۱۹۱۲ء

دہلی بپٹسٹ جماعت کے سب سے پرانے دیسی مسیحی کا انتقال

افسوس تو دنیا کے سب لوگ اپنے عزیزوں کی جدائی کا کرتے ہیں۔ پر خدا کے لوگوں کی موت ایسی جدائی نہیں کرتی کہ وہ ناامید ہو کر پریشان ہو جاویں۔ اگرچہ ایمانداروں کو بھی صدمہ پہونچتا ہے مگر وے خوش ہیں کہ اُن کے عزیزوں کی محنت کا ثمرہ ملتا اور وے ابدی آرام میں داخل ہوتے ہیں۔

بتاریخ ۵ ماہ جولائی پاسٹر حکیب چنی لعل صاحب دو روز کے بیمار کے بعد اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ اُن کی عمر ۷۵ سال کی تھی۔ غدر کے بعد ہی ۱۸۵۸ء میں انہوں نے پادری براوڈے صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا تھا بہت عرصہ تک پادری جیمس اسمتھ صاحب کے ساتھ دہلی میں خداوند کی خدمت کرتے رہے۔ کچھ عرصہ لکھنؤ و فیض آباد میں ویسلین مشن کے متعلق انجیل کی بشارت دیتے رہے کچھ عرصہ متھوڈسٹ مشن میں منادی کا کام کرتے رہے۔ قریب ڈیڑھ سال تک گورداسپور کی جماعت کی پاسبانی کرتے رہے۔ فیروزپور کے علاقہ زیرہ میں پادری ہڈیہ صاحب کے ساتھ انجیل کی خدمت کرتے رہے۔ بہت دنوں تک آنا در ہو کر بنیہ میجک لالٹین کے اسکولوں اور شہروں میں مسیح کی خوشخبری سناتے تھے۔ جب بہت ضعیف ہو گئے تھے تو اپنے بیٹے ڈاکٹر جاشوا کے پاس رہتے تھے۔ مگر کبھی خالی نہ رہے کبھی اس محلہ میں کلام سنایا کبھی اُس محلہ میں بھجن گانا کبھی اس بیمار کی خبر لیں۔ غرض وہ خدا کی خدمت کرنے میں ہمیشہ مستعد تھے۔ وہ تین مہینے پیشتر وہ علیگڑھ میں چرچ مشن کے ساتھ کام کرنے لگے۔ مگر اُن کے بیٹے نے اُن کو بلایا جس کو انہوں نے بڑا مجبور ہو کر قبول کیا۔ یکم جولائی کو اپنے گھر آئے۔ بدھ کی صبح کو اپنے تمام گھرانے کے لوگوں کا نام لیکر ایک ایک کے واسطے دعا مانگی۔ اور ایک محلہ کو چلے گئے جہاں سے بے ہوش بخار میں مبتلا گھر کو لائے گئے۔ مگر بخار یہاں تک چڑھا کہ ۱۰۸ درجہ تک پہونچا۔ اور اسی حالت میں جمعہ کی شام کو ۴ بجے ابدی آرام میں پہونچ گئے جب جنازہ لے جا رہے تھے۔ تو آسمان نے بھی آنسو بہائے۔ اور کہاں سخت گرمی تھی۔ اس وقت خوب ٹھنڈا ہو گیا۔ اور اچھی طرح بوندیں پڑیں۔ گویا آسمان نے بھی اُن کو منظور کیا۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے جب سے ان کی بیوی گذریں جو کہ عرصہ ۴۹ سال تک اُن کے ہمراہ رہیں۔ وہ ہر روز انتظاری کرتے تھے کہ کب اپنے عزیزوں اور خداوند کو دیکھوں۔ وہ مرد دعا تھے۔ دعا کا ہر وقت ورد رکھتے تھے۔ راتوں کو جب نیند نہ آتی وہ دعا مانگتے جہاں کہیں وہ جاویں اُن کا کام دعا مانگنا تھا۔ چار خاص باتیں اُن میں پائی گئیں اور انہیں کی تاکید اپنے گھرانے کو کی یعنی یہ چار باتیں ان کے ورثہ میں چھوڑ گئے۔

۱۔ خانگی عبادت صبح و شام بلاناغہ گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے کلام پڑھنا اور دعا مانگنا ضروری اور لازمی تھا۔

۲۔ سبت کی پابندی کرنا بلا ضرورت کوئی چیز اتوار کو ہرگز نہ خریدنا

۳۔ مہمان نوازی دیسی یا پردیسی کے واسطے اُن کا گھر ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔

۴۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھنا کوئی گندی بات گالی وغیرہ کبھی منہہ سے نہ نکالنا۔

غرض انہوں نے اچھی لڑائی لڑی اور مرنے تک ایماندار رہے اور خداوند نے بھی یقیناً زندگی کا تاج اُنکو بخشا۔ خدا اُنکے پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔ از طرف منشی لکھو۔ سبزمنڈی دہلی۔

محمد صاحب کے حق میں پیشینگوئی کی نسبت جناب مولوی نورالدین صاحب قادیانی کے وہم کا ازالہ

اب ہم مولوی صاحب کی فضول باتوں اور اُنکے پُرزور دلائل کو بھی معہ جواب کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ بنظر انصاف ان پر بھی توجہ مبذول فرمادیں۔

قولہ:۔ سینا سے موسٰے جیسا بادشاہ صاحب شریعت ظاہر و باطن نکلا۔ سعیر سے جس کے بیت لحم اور ناصرہ سے مسیح ظاہر ہوا۔

اقول:۔ اول یہ کہ استثنا ۳۳: ۲ میں صرف خدا کے آنے اور ظہور جلیل بخشنے کا بیان ہے نہ کہ موسٰے کے نکلنے کا آیت مذکور کو پھر ملاحظہ فرمائیے۔

دوم۔ یہ بھی غلط ہے کہ سعیر بیت لحم اور ناصرہ کے پاس ہے کیونکہ بیت لحم ملک یہودیہ میں ناصرہ کی دکھن کی طرف ہے۔ اور ناصرہ ملک گلیل میں بیت لحم کی شمال کی جانب ہے اور بیت لحم اور ناصرہ کے درمیان قریباً ساٹھ میل کا فاصلہ ہے۔ اور مولوی صاحب سعیر کو بیت لحم اور ناصرہ کے پاس بتاتے ہیں۔ تو گویا مولوی صاحب کے وہم بے جا کے بموجب سعیر بیت لحم اور ناصرہ کے درمیانی فاصلہ میں ہی ہے۔ واہ صاحب کیا عمدہ جغرافیہ دانی ہے۔ حالانکہ سعیر تو ملک ادوم میں ہے کہ جس کا پیچھے بیان کیا گیا ہے۔ نہ کہ ملک کنعان میں۔ کیونکہ جب بنی اسرائیل سفر میں تھے۔ اور ہنوز کنعان میں نہ پہونچے تھے۔ تو لکھا ہے کہ وہ کوہ سعیر کے گرد مدت تک پھرتے رہے دیکھو استثنا ۲: ۱ تو کیا اس وقت موسٰے و بنی اسرائیل کنعان میں بیت لحم و ناصرہ کے درمیانی میں سعیر کے گرد اگرد پھرتے رہتے تھے؟

قولہ:۔ قرآن نے اس پیشینگوئی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بیان کیا ہے۔ وَالتِّینِ وَالزَّیْتُونِ وَطُورِ سِینِینَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِینِ۔ ترجمہ۔ قسم انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین اور اس شہر امن والے کی۔ سورہ تین ارکوع ا سے تین تک۔

اقول:۔ اے ناظرین غور سے دیکھئے کہ مولوی صاحب نے قرآن سے بڑی عرقریزی اور سر دردی کے بعد کیا ثبوت دیا ہے۔ اور مہربانی کر کے خود اس آیت قرآن کو استثنا ۳۳: ۲ و حبقوق ۳: ۳ سے بھی مقابلہ کر کے دیکھ لیجئے کہ اس میں اور اُن میں کیا تعلق و مناسبت ہے۔ اگر مولوی صاحب قرآن خدا کی ایسی سب ناکارہ قسموں کو کہ جن سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پیش کر دیتے تو ایک ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سی پیشینگوئیاں نہ صرف محمد صاحب بلکہ مولوی صاحب کے مرشد قادیانی کی نبوت بھی ثابت ہوجاتی۔

واضح رہے کہ اس آیت قرآنی کی تفسیر و تعبیر میں خود محمدی راویوں کا بھی اختلاف ہے۔ دیکھو جامع تفاسیر بحوالہ عزیزی و روح۔ وَالزَّیْتُونِ۔ اور قسم ہے زیتون کی ف۔ زیتون ایک درخت ہے۔ بابرکت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

۱۔ اور کہا عکرمہ نے والتین والزیتون دو پہاڑ ہیں۔

۲۔ اور کہا قتادہ نے تین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق ہے اور زیتون وہ پہاڑ ہے جس پر بیت المقدس ہے۔

۳۔ اور کہا ضحاک نے کہ وہ دو مسجدیں ہیں شام میں۔

۴۔ اور کہا ابن زید نے کہ تین مسجد دمشق کی ہے۔ اور زیتون مسجد بیت المقدس کی ہے۔

۵۔ اور کہا محمد ابن کعب نے تین مسجد اصحاب کہف کی ہے۔ اور زیتون مسجد ایلیاہ کی ہے۔

اب ناظرین خود اس صدی کے صحابی نورالدین صاحب کی تعبیر کو جانچ پڑتال لیں کہ کہاں تک درست ہے۔

پھر مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ محمد صاحب فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوئے اور محمد صاحب کے ہاتھ میں شریعت تھی اور محمد صاحب کا لشکر ملائکہ کا تھا۔ وغیرہ یہ سب بیان مولوی صاحب کا بے سند ہے کبھی محمد صاحب فاران سے نہ آئے اور نہ فاران تک کبھی گئے۔ اور شریعت موسٰے کی نقل چھوڑ کر جو محمد میں شریعت ہے وہ صرف حلال طلاق اور متعہ وغیرہ ہی ہے جو بالکل ناقص ہے۔ کتاب تعلیم محمدی مصنفہ جناب پادری مولوی عمادالدین صاحب ڈی۔ ڈی کو دیکھو۔ اور لشکر ملائکہ کا حال بھی جنگ احد کے موقع پر ظاہر ہوچکا ہے۔ جہاں یار غار و لشکر ملائکہ رفو چکر ہوگئے تھے۔ اور محمد صاحب کا دانت توڑا گیا تھا۔ اور چھپتے چھپتے خدا خدا کر کے جان بچی تھی۔

قولہ:۔ سُیپٹ نے عبرانی ترجموں میں اس کی ستائش سے زمین بھر گئی کی بجائے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ وَامْتَلَأَ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ۔

اقول:۔ مولوی صاحب بتایا تو ہوتا کہ کس عربی ترجمہ میں یہ آپ نے دیکھا ہے۔ اصل زبان عبرانی میں تو اس کا کہیں نشان بھی نہیں ملتا۔ ترجمہ میں یہ کہاں سے آگیا۔ غالباً یہ جناب ہی کی ساخت ہے۔ تاکہ دہوکے میں آجاویں سُیپٹ صاحب عبرانی ترجمہ میں یہ لکھا ہے۔ وَالْاَرْضُ امْتَلَأَتْ مِنْ تَسْبِیْحِهٖ۔ اور زمین بھر گئی ستائش اُس کی سے یہاں احمد اور محمد کا پتہ ندارد ہے۔ غرض ایسی چالاکی اور دہوکہ بازی سے بھی محمد صاحب ہرگز نبی نہ ثابت ہوسکے۔ بلکہ اور بھی ثابت ہوگیا کہ محمدیوں کے ہاتھ بجز دہوکہ دہی کے اور کچھ نہیں۔ باقی دارد

ضرورت

ایک انٹرنس پاس ہیڈ ماسٹر اور دوسری مڈل پاس گرلس بورڈنگ سکول جگراؤں کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پرنسپل سکول مذکورہ کے نام آنی چاہئیں۔

کلام خُدا کی کیا ضرورت ہے؟

گزشتہ سے پیوستہ

اس سے اب کوئی مسیحی خاندان خالی نہیں اور نہ صرف یہ بلکہ غیر قوموں کے گھروں میں بھی پھیل گئی ہے اور پھیلتی جاتی ہے جس کو لوگ پڑھکر راہ راست پہ آتے جاتے ہیں ہم دعا کریں کہ یہ زندہ اور سچا کلام دنیا کے ہر مقام میں پھیل جاوے اور اس سے کوئی جگہ خالی نہ پائی جاوے۔

دوئم۔ کلام آلہی کا ورد یعنے اُس کی تلاوت اور پڑھنا فرض ہے جبکہ کلام آلہی ہماری زبان میں موجود ہے تو اب ہمارا کیا فرض ہے؟ اب ہمارا فرض ہے کہ اس کو پڑھیں اور کلام سے واقف ہوں۔

اگر ہم کلام سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم کو بائبل کی باتیں اچھی طرح سے یاد ہوں تو ضرور ہے کہ اس کو پڑھا کریں اور اس سے واقفیت حاصل کریں ذرا ہم اپنے پیشوا خداوند مسیح کی زندگی پر نظر ڈالیں۔ جب وہ اس جہان فانی میں موجود تھا وہ کس قدر عہد عتیق سے واقف تھا۔ جب وہ دنیا میں تھا۔ اس نے بار بار مخالفوں کا مونہہ بند کیا اور فریسی اور فقیہ جو کلام کے پڑھنے اور حفظ کرنے میں پکے تھے کس طرح اُن کا منہ بند کیا۔ پھر ایک دفعہ جب وہ چالیس روز روزہ رکھ چکا اور تب شیطان اُس کی آزمائش کے واسطے آیا۔ اور اس سے کہا یہ لکھا ہے وہ لکھا ہے تو ایسا کر کیونکہ تیرے واسطے ایسا اور ویسا لکھا ہے۔ تب ہمارے خداوند مسیح نے کلام آلہی سے اُس کا مونہہ بند کیا۔ اور کہا اے شیطان یہ بھی لکھا ہے اور وہ بھی لکھا ہے اور شیطان ہار کر بھاگ گیا۔ سو کلام کو پڑھنا ہمارا خاص کام ہے۔ اگر ہمارے گھروں میں بائبل ہو اور یہاں تک کہ جتنے گھر ہیں اُن میں ایک ایک بائبل ہو لیکن گر وہ پڑھی نہ جاوے۔ بلکہ طاق میں یا پیٹی میں یا عمدہ غلاف کے اندر بند ہو کر گھر میں کیوں رہے۔ تو اُس سے ہم کیا فیض اُٹھا سکتے ہیں۔ اور کیا یاد کر سکتے ہیں۔ کہ اس میں کیا کیا باتیں لکھی ہیں؟ اور نہ صرف ہمیں ہی پڑھنا ضرور ہے بلکہ خاندان کے ساتھ اس کا ورد لازم ہے چاہئے کہ ہر روز صبح اور شام خانہ الٰہی دعا میں وہ پڑھی جاوے اور ہر وقت گرجہ میں اس کی باتیں سننے کو حاضر ہوا کریں۔ کیونکہ روحانی زندگی کو قائم رکھنے اور بڑھانے کے واسطے روحانی خوراک ضرور ہے۔ اگر ہم کلام سے غافل رہیں تو ضرور ہم کبھی روحانی ترقی کر نہیں سکتے ہیں بلکہ ہم مردہ ہیں۔ اور آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ وہ مردہ کیا کر سکتا ہے۔ اور مردہ کس کام کا ہے؟

دوسرا بڑا فائدہ کلام کے ورد سے یہ ہے کہ اپنے مخالفوں اور دشمنوں پر اس کے وسیلہ سے فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ فرض کرو اگر کوئی سپاہی لڑائی میں جاوے اور بنا ہتھیار ہو تو کیا گمان کرتے ہو کہ ایسا شخص لڑائی میں فتح پاویگا؟ وہ ضرور بالضرور ہار جاویگا اور دشمن کا شکار ہوگا۔

اسی طرح یہ دنیا ایمانداروں کے لئے جنگ گاہ ہے۔ ہمارے بہت دشمن ہیں شیطان اور اس کا بڑا لشکر ہماری مخالفت میں کھڑا ہے۔ اگر ہمارے پاس ہتھیار نہ ہو تو ہم مغلوب ہو جاوینگے تو کیا واجب ہے کہ روحانی ہتھیار جو خدا کا کلام ہے نہ اُٹھاویں؟ دیکھو ہمارے منجی نے اسی ہتھیار سے شیطان کو مارا اور اسی سے وہ اس پر فتحیاب ہوا تو ہم کو بھی واجب ہے۔ کہ کلام خدا جو روح کی تلوار ہے اُٹھاویں اور اس سے اُس کو جیت لیں پس آج سے آگے کو اور بھی کوشش کریں کہ بائبل کا ورد زیادہ ہو۔

سیوم۔ بائبل پر عمل کرنا۔ جیسے اوپر ذکر کر آیا ہوں کہ بائبل کو پڑھنا ضروری بات ہے۔ اب ہم غور کریں کہ نہ صرف پڑھنا ہی ضروری بات ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ ہے کہ ہم پڑھکر اس کی باتوں پر عمل کریں۔ یعنے پڑھکر اس کی باتوں کو ایمان سے قبول کریں کہ حقیقت میں یہ باتیں برحق اور سچی ہیں۔ اور کہ ان کے مطابق جو کلام خدا میں ہدایت کے واسطے لکھی ہیں۔ ان پر عمل کریں اور پورے خوض اور گہرے خیال کے ساتھ ان کو معلوم کریں اور مانیں۔ لیکن اگر صرف پڑھیں اور ان پر عمل نہ کریں تو ہم سے ہندو مسلمان بہتر ہیں جنکو اُن کی مذہب کی کتابیں زیادہ یاد ہیں۔ اور اکثر وے لوگ برزبان کر کے اٹھا کرتے ہیں اور بعضوں کو مذہب کی کتاب برزبان ہوتی ہے اور بعضے حافظ کا خطاب رکھتے ہیں۔ مگر وے لوگ اپنے دین کی کتاب کو بے سوچے پڑھتے ہیں اور صرف حفظ کر لیتے ہیں۔ مگر ایسا کرنے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہے۔ سو ہم کو ایسا پڑھنا واجب نہیں سو ہم کو بڑی غور و فکر اور دعا کے ساتھ کلام کو پڑھنا واجب ہے۔ جس سے اس کی باتیں ہمارے دل پر اثر ہوں۔ اور وہ باتیں ہمارے واسطے فائدہ مند ٹھہریں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا گناہ کے باعث مثل اندھکار کے ہے جس میں سے ہو کر ہم کو گزرنا ہے اور بنا راہنما کے ہم چل نہیں سکتے ہیں سو اس جہان میں ہمارا ہادی خدا کا کلام ہے۔ جیسے لکھا ہے کہ تیرے کلام کا مکاشفہ روشنی بخشتا ہے۔ وہ سارے سادہ لوگوں کو فہمید بخشتا ہے۔ زبور ۱۱۹: ۱۳۰ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کلام کی رہنمائی کیسی ضروری ہے۔ اور بنا اس کے ہم اس جہان میں نہیں چل سکتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے ہم اپنی زندگی کے سفر کو اچھی طرح سے طے کر سکینگے۔ پھر یہ لکھا ہے کہ تیرا کلام میرے پاؤں کے واسطے چراغ اور راہ کی روشنی ہے۔ زبور ۱۱۹: ۱۰۵ آیت

اگر اس پرخطر راہ میں روشنی کے کلام کے چراغ کو لیکر چلینگے تو ضرور ہم سب خوف و خطروں سے بچے رہینگے۔ اور کلام خدا ہمارا پیشوا ہو کر ہمکو پار لگا دیگا۔

(۴) اس کلام کی ایک اور بھاری صفت یہ ہے کہ وہ ایک بھاری خزانہ ہے جو گہرا گڑا ہوا ہے۔ اس میں وہ خزانہ جمع ہے جسکو پاکر کبھی کنگال نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ اس خزانہ سے معمور ہو کر ایسا دولتمند بنجاتا ہے جس کو کوئی چور نہیں چرا سکتے اور نہ اس میں مورچا لگ سکتا ہے۔ بلکہ ابدی زندگی کا خزانہ پاکر ہم ابد تک خوشی کرتے رہینگے۔ اور دیا ور کھو



کو جتنا گہرا کھودوگے تو اتنا ہی زیادہ بیش قیمت ہیرے اور جواہرات جو دنیا کے جواہرات سے بڑھکر ہیں حاصل کرینگے۔

ہاں وہ ایک گہرا سمندر ہے جس کی تہ میں موتیوں کا خزانہ پڑا ہے۔ اور جس طرح سمندر میں غوطہ خور گہرا غوطہ مارتا ہے اُسی قدر وہ نہایت بیش قیمت موتی حاصل کرتا ہے اسی طرح کلام خدا ایک گہرا سمندر ہے۔ جتنا گہرا غوطہ اس میں ہم لگا دینگے اُتنا ہی زیادہ کلام کے گہرے گہرے بھید ہم پر کھلتے جاوینگے جن سے ہمارے دلوں کو بڑی تسلی اور سیری اور خوشی ہوگی۔ اور ہمارے من مگن اور خوشی رہینگے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک بات کئی مرتبہ پڑھ جاتے ہیں اور کچھہ غور نہیں ہوتا ہے۔ مگر اسی بات کو پھر غور سے پڑھیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دل میں خیال آتا ہے کہ اس کو تو میں کئی دفعہ پڑھ چکا اور یہ بھید نہ معلوم ہوا اسی طرح جتنی زیادہ کلام کی تلاوت غور کے ساتھہ ہوگی اُتنی ہی زیادہ ہمارے واسطے فایدہ مند ہوگی۔

سوال یہ کیا سبب ہے کہ مسیحی کلیسیا کے درمیان دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک وہ جو دیندار خدا پرست خدا سے زیادہ محبت رکھنے والا ایک دوسرے کی بھلائی میں لگا رہتا۔ غریبوں کی مقدور بھر مدد کرتا۔ دوسرے کے نقصان سے خوش نہیں ہوتا۔ اپنا نقصان گوارا کرتا اور ہر ایک کے ساتھہ محبت اور رحمدلی سے پیش آتا ہے۔ دوسرا وہ جو بپتسمہ یافتہ اور کلیسیا کا پورہ شریک ہے۔ گرجہ نماز وغیرہ دینی سب باتوں میں شریک ہوتا ہے اور دعا مانگتا کلام پڑھتا ہے۔ مگر تاہم اس کی دینداری کی بابت لوگ شک کرتے ہیں۔ اُس میں محبت کی بڑی کمی نظر آتی ہے جھگڑالو ہے۔ خودغرض ہے خدا کی نسبت دنیا کی عیش کی چیزوں کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اور سوائے اپنے نفع کے دوسروں کا خیال نہیں کرتا ہے۔ آپ خیال کرتے ہیں دونوں مسیحی شاید ایک ہی مشن کے لوگ یا ایک ہی کلیسیا کے ممبر ہیں۔ دونوں نماز میں برابر جاتے دعا میں برابر شریک ہوتے ہر مذہبی کام کرتے۔ مگر ایک دیندار اور دوسرا دنیادار ہے۔ سبب یہی ہے کہ وہ روحانی خوراک نہیں کھاتا اور اگر کھاتا ہے تو ہضم نہیں کرتا۔ گرجہ میں وعظ و نصیحت سنتا مگر باہر نکلکر بھول جاتا ہے۔ وہ کلام پڑھتا ہے۔ مگر پڑھکر بھول جاتا ہے۔ وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے آئینہ میں اپنا منہ دیکھا اور چلا گیا اور بھول گیا کہ میں کیسا تھا اسی طرح وہ آدمی ہے جو کلام کو پڑھتا ہے۔ مگر اس کا عمل اس پر نہیں ہے دوسرا دیندار ہے جو پڑھکر اس پر عمل کرتا اور روح پاک کی ہدایت سے چلتا ہے اور پاک روح اپنے کلام کو اس کے دل میں جما دیتی ہے جس سے وہ پھلدار ہوتا ہے اور خدا کے منظور نظر ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی ایک تصویر کلام خدا میں ہمیں ملتی ہے جس پر غور کرنے سے ہم فایدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

داؤد اپنے پہلے زبور میں ایسے شخصوں کا ذکر کرتا ہے جو کلام کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور جو کلام کو نہیں مانتے۔ اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں (۱) یہاں دیندار آدمی جو خدا کے کلام میں مگن رہتا مبارک کہلاتا ہے۔ جیسے لکھا ہے مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا کرنے والوں کی محفل میں نہیں بیٹھتا۔ بلکہ خداوند کی شریعت میں مگن رہتا ہے اور دن رات اُس کی شریعت میں سوچا کرتا ہے۔ یہ سچے اور حقیقی دیندار کا ذکر ہے جو خدا کے کلام پر دن رات سوچا کرتا ہے اور اس میں مگن رہتا ہے۔ یہ ہماری نصیحت کے واسطے بھی ہے کہ ہم بھی اسی طرح کلام کو عزیز جانیں۔ پھر یہاں کلام خدا کو ایک نہر یا چشمہ بتایا گیا ہے جو ابدی زندگی بخشتا ہے یہ چشمہ ایسا بھاری اور عمدہ ہے کہ جو اس کے کنارہ پر لگائے گئے۔ وہ ہمیشہ اس سے سیراب اور شاداب ہوتے رہتے ہیں۔ اس چشمہ سے جس شخص کی روحانی جڑیں سیراب ہوتی رہتی ہیں اور اس سے رس پیتی رہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ شگفتہ۔ لہلہاتا اور ترو تازہ رہتا ہے۔ اُس کے پتّے نہیں مرجھاتے اور نہ وہ سوکھنے پاتا ہے۔ کیونکہ زندگی کا کلام ہمیشہ اس کو سینچتا رہتا ہے۔ وہ نہ صرف ہرا بھرا رہتا ہے۔ بلکہ میووں سے لدا رہتا ہے۔ اس کی شاخیں میووں کی کثرت کے باعث نیچے جھکی رہتی ہیں جیسے درخت اسی کے پھلوں سے جو راستی پاکیزگی فروتنی اور حلیمی ہیں بھر کر ہمیشہ نیچے کو جھکتا ہے۔ پاک روح اُس کی مدد کرے گی۔ اور خداوند مسیح اپنے فضل سے اُس کو مالامال اور بھرپور رکھیگا۔ پس کیسا مناسب ہے کہ ہم خدا کے کلام کو عزیز رکھیں اور ہمیشہ اُس سے خوش اور خرم رہیں۔

دوسری قسم کے وے لوگ ہیں جو خدا کے کلام سے ایسی محبت نہیں رکھتے جیسی رکھنا مناسب ہے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے ہیں وے شریر ہیں اور شرارت کے کاموں اور محفلوں میں مگن رہتے ہیں جنکا انجام یہ ہے کہ وے عدالت میں کھڑے نہ رہینگے۔ بلکہ بھوسے کی مانند اُڑ جاوینگے کیونکہ وے نیست کئے جاوینگے۔ پس عزیزو جو خدا کے کلام پر عمل کرتے ہیں۔ اُن کے واسطے کیا ہی عمدہ جزا ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتے اُن کے واسطے کیسا بھاری سزا کا فتوے ہے۔

۴۔ چوتھی بات جس پر ہم غور کریں یہ ہے کہ کلام مقدس کا اثر جو لوگوں کے دلوں پر ہوا ہے۔ غور کریں کہ اس کلام مقدس کی روشنی جہاں جہاں پھیلی ہے اُسکا کیسا عمدہ اثر قوموں پر پڑا ہے۔ ہمارے خداوند مسیح کے مجسم ہونے سے اب تک اس کا کیسا زور دنیا میں پھیل گیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے زمانہ میں یہ خوشخبری کیسی محدود تھی وہ صرف ملک یہودیہ میں شروع ہوئی اور اب بڑھتے بڑھتے دنیا کے اکثر حصوں میں پھیل گئی۔ اسی انجیل کی بدولت جو قومیں جنگلی اور ناشایستہ تھیں وہ اب تمیزدار دیندار اور دانا قومیں بن گئیں اور ہزاروں لوگوں نے نجات کو انجیل کی معرفت حاصل کیا ہے۔ وے قومیں جو آدمیوں کو مار کر اُن کا گوشت کھانا گناہ نہیں سمجھتی تھیں اور ننگے اور جنگلی قومیں تھیں اب انجیل کی روشنی کی بدولت شایستہ بن گئیں اور اب ایسے کاموں سے نفرت کرتی ہیں جو

پیلے کرتی تھیں۔ مجھے میاں ہمارے خداوند کی وہ پیشینگوئی جو ایک تمثیل میں اپنی زبان مبارک سے فرمائی یاد آتی ہے کہ خدا کی بادشاہت رائی کے دانہ کی مانند ہے جو تمام کاریوں میں اس کا بیج سب سے چھوٹا ہے مگر جب بڑھا تو اتنا بڑا ہوا کہ سب ترکاریوں سے اس کا پیڑ بڑا ہو گیا۔ اور جنگلی پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں میں آرام پاتے ہیں۔ یہ پیشینگوئی اب پوری ہوتی جاتی ہے کہ جنگلی اور ناشائستہ لوگ آ کر اُس میں آرام پاتے ہیں۔ اور دیکھو جہاں جہاں یہ کلام پھیلا ہے۔ لوگوں میں امن اور صلح اور سلامتی پھیل گئی ہے یہاں ہمارے ملک میں جب سکھی بادشاہت تھی کسقدر کشت و خون ہوتا تھا اور لوگوں پر ظلم اور زبردستی ہوتی تھی۔ باقی آئندہ

سوال

سب محمدی عالموں سے خاص کر مولوی سید شاہ فخرالدین صاحب فخری نقوی سیلاپوری سے ہے کہ کسی کو قرآن سے ثابت کر سکتا ہے کہ محمد مصطفےٰ جنکو بعض لوگ رسول اللہ کہتے ہیں شفیع المذنبین ہیں عوض میں لارڈ عیسیٰ مسیح کے جن کو قادر مطلق نے شفیع مقرر فرمایا ہے مرقوم الذیل مشتہر دو سو روپیہ اور ایک گاڑی گھوڑا دینے کا اقرار کرتا ہے۔

سائل خادم دین مسیحی۔ احمد مسیح دہلوی۔

عام اشتہار

گورنمنٹ ہند نے حسب سفارش گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ چارہ کی ان جملہ کھیپوں پر جو پنجاب کے کسی دیگر سٹیشن سے ضلع منٹگمری کے سٹیشن کو روانہ کیجائیں تو ان کھیپوں کے کرایہ کے متعلق رعایتی شرح دوبارہ ۵ جولائی ۱۹۱۲ء سے تا حکم ثانی جاری کی جاویگی۔

مقام لاہور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۱۲ء

دستخط۔ امیر اللہ بی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر

وفا مقام میر منشی گورنمنٹ پنجاب

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

اعمال ۲۲: ۱۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے گناہوں کو دھو دینے کا نشان ہے۔ اُس کے خون پر بھروسہ رکھنے سے گناہ سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے اور یہ ظاہر نشان جس کو سب لوگ دیکھ سکتے ہیں لیکن در اصل اندرونی کام اور نجات کو ظاہر کرتا ہے۔

میاں:۔ یہ سب باتیں عمدہ ہیں سوائے غوطہ لگانے والی بات کے۔ میں سمجھتا ہوں کہ غوطہ لگانا درست نہیں تم نے کہا تھا کہ تم بائبل سے ثابت کرو گی کہ غوطہ سے بپتسمہ دینا بائبل کی تعلیم ہے۔

بیوی:۔ اس پاک رسم کا نشان ہی ظاہر کرتا ہے کہ یا ایک طرح سے دفن ہوتا ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے یردن دریا میں بپتسمہ دیا تھا۔ اور خداوند یسوع نے بھی یردن میں ہی بپتسمہ لیا۔ قندا کی ملکہ کا وزیر بھی اُتر کر پانی کے پاس گیا اور فیلبوس نے پانی میں اُسے بپتسمہ دیا کسی مٹنگ میں سر پر ذرا سا پانی چھڑکنا اس بپتسمہ کی غرض کو ظاہر نہیں کرتا ہے جس طریق سے ہمارے خداوند نے پایا۔ اور وہی ہر بات میں ہمارا نمونہ ہے۔

میاں:۔ مجھے تو ہمیشہ یہ سکھایا گیا ہے کہ ہر ایک طریق جو تم ایمان سے کرتے ہو درست ہے۔

بیوی:۔ لیکن یہ ہمارے ایمان کے مطابق نہیں ہونا چاہئے جو کچھ اور جس طریق سے خداوند کہتا ہے ویسا کرنا چاہئے۔ سر پر ذرا سا پانی چھڑکنے سے سامعین کو کبھی بھی موت و زندگی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ لفظ بیپٹزو۔ Baptizo نے عہدنامہ میں بہت جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور صرف یہی لفظ بپتسمہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ کل رات واعظ نے بیان کیا کہ لفظ لونو Louo چھ دفعہ استعمال کیا گیا ہے جس سے مراد جسم کا دھونا ہے۔ اور لفظ نپٹو Nipto سترہ دفعہ آیا ہے جس کے معنے منہ ہاتھ اور پاؤں کا دھونا ہے۔ ریٹزو Rantizo چار دفعہ آیا ہے اور اس کے معنے چھڑکنا ہے۔ لیکن بپتسمہ کے متعلق کبھی استعمال نہیں ہوا۔ کیتھریزو Katharizo کے معنے صاف کرنا ہے لیکن وہ بپتسمہ کے لئے نہیں آئے۔

میاں:۔ سنو! مجھے اپنے بپتسمہ سے تسلی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کوئی آوارہ مناد میرے دل کو منتشر کر دے۔

بیوی:۔ اگر تم صرف ان آیتوں کو سنتے جو اُس نے کل پڑھیں تھیں تو تم کو کامل یقین ہو جاتا لیکن مجھے اتنی فرصت نہیں کہ تم کو مفصل سناؤں اور اُن کو بیان کروں۔ تاہم گاسپل ٹریکٹ کمپنی نے ایک کتاب رسم بپتسمہ چھاپی ہے جس کی قیمت ۴ ہے جس میں اس کی پورے طور پر شرح ہے۔ اگر آپ مجھے قیمت دیں تو آپکو لا دونگی۔

میاں:۔ بس بس میں اس کو اپنے گھر میں لانا نہیں چاہتا جیسا تمہارا خیال ہے میں اپنے عقیدے سے ہل نہیں گیا۔

بیوی:۔ میں آپکو بتانا بھول گئی کہ گاسپل ٹریکٹ کمپنی کے پاس ایک کتاب موسومہ "پاکیزگی" بھی ہے۔ یہ چھوٹی سی کتاب بہت عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ ہے میں آپ کیلئے لا سکتی ہوں۔ کیوں؟

میاں:۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر یہ مفت ملے تو بھی نہیں۔

بیوی:۔ وہ واعظ آج خدا کے گھر کی رسومات پر وعظ کریگا جس سے میں ہرگز غیر حاضر ہونا نہیں چاہتی ہیں مجھے تیار ہونا چاہئے۔ کیا میں آپکو چلنے کیلئے آمادہ کر سکتی ہوں؟

میاں:۔ نہیں نہیں تم نہیں کر سکتی۔ ہماری آج شام کو کلاس ہو گی پس تم اپنی راہ پر چلو اور میں اپنی راہ چلونگا۔

بیوی:۔ اس سے بہتر باتیں ہمارے لئے موجود ہیں ہمیں بائبل کے طریق پر چلنا چاہئے۔

میاں:۔ اس تفرقہ کا باعث تم ہی ہو لیکن آج میں اور

شعر و سخن

غزل

جب نہ پایا ہمدموں کو اپنے بیدار آن کر
کس لئے سوتے ہو عیسےٰ نے کہا تم جان کر

اس بہار زندگی کی چند روزہ سے بہار
جاہ و حشمت شان و شوکت پہ نہ کچھ تو شان کر

گر تجھے خواہش ہے جنت کی تو ایمان جلد لا
اور خدا احکام عیسےٰ پر تو اپنی جان کر۔

جرم عصیاں کے مٹانے کیلئے آئے مسیح
اور تمہاری جاں بچائی اپنی جاں قربان کر

ماہئ بے آب کی مانند جاں ہے بے قرار
ہجر میں تیرے مسیحا لے خبر جلد آن کر۔

ذبح کرنا تھا تجھے بسمل نہ کرنا تھا مجھے
میرے دل میں مارنا تھا کوئی ناوک تان کر

جاں اگر جائے تو جائے ہم تو اٹھنے کے نہیں
اٹھو بیٹھے ہیں قمر مرنے کی اپنے ٹھان کر۔

کب تلک تنہا و بیکس گور میں لیٹا رہوں
تم باذنی سے اٹھاؤ مجھ کو عیسےٰ آن کر۔

تجھ سا اے مسیحا ہم نے دیکھا ہی نہیں۔
اے قمر بیٹھے ہیں ہم بھی ایک عالم چھان کر

راقم:۔ قمر

نہایت گرمی کے باعث آگرہ میں بعض یورپین چپٹ پٹا کر مر گئے بعض دیسی بھی مر گئے۔

انتخاب الاخبارات

لالچ میں رشتہ دار قتل

ایک مسافر شکوہ آباد کے سٹیشن پر شام کی ٹرین کے چلے جانے کے بعد پلیٹ فارم پر ٹہل رہا تھا۔ سٹیشن ماسٹر صاحب بھی آگئے۔ اور اس سے دریافت کیا کہ تم یہاں کیوں ٹہل رہے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ کو فلاں مقام کو جانا ہے۔ اور صبح کیوقت گاڑی آئیگی اس فکر میں ہوں کہ رات کس طرح کاٹوں سٹیشن ماسٹر نے جواب دیا۔ کہ ادھر ادھر کہیں پڑ رہو۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس روپیہ ہے میں کیسے ادھر اُدھر پڑ سکتا ہوں؟ بڑا پریشان ہوں سٹیشن ماسٹر نے کہا کہ تم اسکو سٹیشن میں جمع کرا دو اور رسید لے لو۔ جب جاؤ لیتے جانا۔ چنانچہ اُس نے ویسا ہی کیا۔ وہیں قریب ایک چارپائی پر باجازت سٹیشن ماسٹر لیٹ رہا۔ کچھ عرصہ بعد ایک اور شخص آیا۔ اُس نے مسافر کو للکار کر وہاں سے بھگا دیا اور خود اُس کی چارپائی پر لیٹ رہا۔ اور سٹیشن ماسٹر کی نیت میں خلل آگیا۔ اور بمشورہ یہ کارروائی کی کہ اس چارپائی پر سوتے ہوئے کو مسافر سمجھ کر قتل کر دو لا نعش جب دور کرنے کے خیال سے بوری کے اندر بھرنے کی تدبیر کیگئی تو معلوم ہوا کہ مقتول سٹیشن ماسٹر صاحب کا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس پر واویلا ہونے لگی۔ اس تگ و دو میں صبح کی ٹرین نے آکر سیٹی دی۔ یہاں اس قدر گھبراہٹ تھی کہ ٹرین کو سٹیشن پر آنے تک کے لئے سگنل نہ دیا گیا۔ گارڈ اپنی ذمہ داری پر ٹرین کو سٹیشن پر لے گیا اور اس معاملہ میں تحقیقات کی۔ مگر تشفی بخش جواب نہ ملا۔ اسی موقعہ پر اُس مسافر نے آکر رات کا واقعہ من و عن بیان کیا۔ اور اپنا روپیہ مانگا۔ چنانچہ روپیہ دلوایا گیا اور سٹیشن ماسٹر صاحب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ زیر حوالات ہیں۔ (راجپوت گزٹ)

شاگرد کا استاد پر قاتلانہ حملہ

روس کے مقام باکو کے مشہور روسی سکول میں ایک شاگرد نے استاد پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ فرانسیسی پروفیسر نے شاگرد کو کسی معاملہ پر زجر توبیخ کی تھی۔ شاگرد صاحب کا بادہ حد اعتدال سے چھلک گیا اور جماعت پڑھاتے وقت جیب سے ریوالور نکالکر استاد پر داغدیا۔ پہلی دفعہ ریوالور کی گولی خطا گئی اور پروفیسر صاحب گلی میں چھپ گئے۔ مگر لڑکے پر اس قسم کا بھوت سوار تھا کہ وہ استاد کے بھاگ جانے پر بھی اپنی کرتوت سے باز نہ آیا۔ بھاگتا ہوا تعاقب میں گیا۔ اور متواتر گولیوں کا تار باندھ دیا۔ پروفیسر صاحب گر پڑے۔ لڑکا یہ دیکھکر کہ اب پروفیسر صاحب کے بچنے کی اُمید نہیں ہے۔ بھاگ گیا مگر گرفتار ہو گیا ہے۔ عنقریب پھانسی پر چڑھایا جاوے گا۔ استاد مر گیا ہے۔ (ر)

مقدمہ سرکار بنام تلسا سنگھ کا فیصلہ

تلسا سنگھ کو پھانسی کا حکم سنایا گیا

ابتدائی عدالت میں اس مقدمہ کی جو کارروائی عمل میں آئی وہ کسی دوسری جگہ درج کی جاچکی ہے۔ ۶ جولائی ۱۹۱۲ء کو حسب قرارداد ۹ بجے کے قریب عدالت سشن میں اس کی کارروائی شروع کی گئی۔ مگر ملزم کا کوئی قانونی مشیر نہ ہونے کے باعث تھوڑی دیر ملتوی رہی دیوان مہر چند وکیل ملزم کی لائن آف ڈیفینس مختلف تھی۔ سشن جج صاحب نے فرمایا کہ ملزم سے اس کے وکیل کا اختلاف کرنا خلاف قانون ہے۔ لہذا بغیر

قانونی مشیر کے کارروائی ملتوی کی گئی اور دوسرا وکیل طلب کیا گیا۔ لالہ زر بخشد اس وکیل سرکار کو اثبات جرم کی طرف سے مرزا جلال الدین و مسٹر بدر الدین قریشی بیرسٹران نے مدد دی دس بجے پنڈت اچھر چند صاحب وکیل ملزم کی طرف سے آئے اور آدھ گھنٹے تک کاغذات مقدمہ دیکھنے کے بعد اُن کو ملزم سے ملاقات کرنے کی اجازت دی گئی پونے گیارہ بجے وکیل ملزم نے مقدمہ کو کمزور کہا۔ مگر آخرکار پیروی پر آمادگی ظاہر کی اور کارروائی شروع ہوئی۔ چودھری برکت خاں صاحب مزنگ۔ برکت شاہ صاحب باغبانپورہ۔ لالہ نہالچند صاحب موچی دروازہ بطور اسیسر سشن جج صاحب بہادر کے ساتھ بیٹھے۔ فرد قرارداد جرم ملزم کو پڑھ کر سنائی گئی کہ ۲۰ جون کو ۲ بجے شام کے عدالت ضلع میں اس نے بابو حبیب علی انسپکٹر پولیس حلقہ انارکلی کو بندوق و سنگین کی ضربات سے قتل کیا۔ ملزم نے اس سے انکار کیا۔ پھر لالہ زر بخشد اس وکیل سرکار نے اثبات جرم کی طرف سے تقریر شروع کر کے روئداد بیان کی اور واقعہ کی تفصیل سنائی۔ جو پہلی روئداد کے مطابق تھی۔ نیز ملزم کی گرفتاری کا حال بیان کیا اور برآمدگی سنگین و بندوق کا ذکر کیا۔ وجہ قتل یہ بیان کی۔ کہ ایک شرمناک الزام پر ملزم کی بابو حبیب علی مرحوم نے رپورٹ کی تھی۔ جس پر کپتان صاحب نے اُس کو تنزل کر کے سارجنٹ سے کانسٹبل بنا دیا تھا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کا بیان ہوا جنہوں نعش پر پوسٹ مارٹم ہونے کا ذکر کیا اور صدمات کی کیفیت بتائی جو قاتل کی ضربات سے پہلوؤں اور پسلی کے مابین پہونچے تھے۔ پیدہ شکم میں چار زخم تھے۔ ایک سیر خون نکلا۔ موت بباعث صدمہ و کمی خون کے واقعہ ہوئی۔ جو ان زخموں سے نکلا تھا۔ جو سنگین سے لگائے گئے تھے۔ اس کے بعد مختلف گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔ جن میں سے اکثر کے بیانات ویسے ہی تھے جیسے ابتدائی عدالت میں

۳ بجے عدالت ٹفن کے لئے برخاست ہوئی۔

اس کے بعد چند دیگر گواہان کی شہادت کے بعد ملزم کا بیان ہوا جس نے اپنے سابق بیان کے سوائے ایک بات کی تصدیق کی پھر ملزم کا ایک گواہ پیش ہوا جس نے اس کے گرفتار ہونے کا ذکر کیا۔ بعد ازاں اسیسروں نے تلسا سنگھ کو قتل عمد کا مجرم قرار دیا۔ اور جج صاحب نے ایک گھنٹے کے اندر مقدمہ سنانیکا فیصلہ کیا۔

بالآخر سوا پانچ بجے صاحب سشن جج تخلیہ کے بعد کمرہ عدالت میں تشریف لائے اور حسب ذیل حکم سنایا "تلسا سنگھ تم پر جرم ثابت ہو گیا کہ تم نے حبیب علے انسپکٹر پولیس انارکلی کو قتل کیا تم کو پھانسی ملیگی۔ سات دن کے اندر چیف کورٹ میں اپیل کر دو" حکم سنتے ہی نصف گھنٹہ پہلے تلسا سنگھ نے کمرہ عدالت سے باہر یہ ڈھولا گایا ع دنگیاں افسراں دیاں پیش آیاں حُن میرے)

ایک عجیب پرندہ

دریائے نیل کے کنارے پر ایک قسم کا پرندہ پایا جاتا ہے۔ جو مگرمچھ کے منہ سے کرم نکالتا ہے اور مگرمچھ اُسے کچھ تکلیف نہیں دیتا خدا کی قدرت کے بھی پوشیدہ راز ہیں (شانتی)

رسید زر

ایم نبی بخش دین محمد ۱۹۱۲ء ۱۲؍ چودھری کے۔ ایم پرناس ایک کاپی ۱۲؍ مس جے ٹامس مع بقایا ۱۹۱۲ء ۳؍ مسٹر جے جیکسن ۶ ماہ ۱۲؍ پادری جے ٹیلر ۱۲؍ مسٹر پی جی کلارک ۶ ماہ ۱۲؍ پادری متھرا پرشاد ۱۲؍ پادری اے۔ ایل لکسن ۳ ماہ ۱۰؍ پادری ولیم زیگلش ۲ کاپی ۱۹۱۲ء صر پادری ملو چند پال ۱۹۱۲ء ۱۲؍ پادری جے سی رو ۱۹۱۲ء ۲؍

مس اے۔ نکولسن ۱۹۱۲ء ۳؍

پادری اے فرنچ ۲ کاپی ۶ ماہ ۱۲؍

بچوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

ناظرین اخبار ایسا کون شخص ہوگا جو خوشی خرچ کرنا اور اپنے بچوں و مستورات کو ہر وقت نئے نئے اور زرق برق لباس میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ مگر بوجہ کم آمدنی و لاگت گراں دل مایوس رہجاتا ہے اب آپ خوش ہو جائیے کہ یہ مایوسی بالکل دور ہو گئی فوراً ایک کارڈ لکھکر اس کارخانہ سے فوق البھڑک نئے نئے فیشن کے اعلیٰ اعلیٰ قسم کے ۱۰ یا ۵ پونڈ ٹکڑے منگا لیجئے جس میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے سب طرح کپڑے اور مستورات و مردوں کی واسکٹیں نیز مستورات بہت طرح کے خرچی کام کے لائق کپڑے بآسانی نکل آتے ہیں لہذا یہ ایک نیا اور نہایت سستا طریقہ زرق برق لباس تیار کرنے کا ہے کہ قیمت سے بڑھیا قیمت غرض ہر قسم کا کپڑا اس میں نکلتا ہے۔ جناب ایک دفعہ کم از کم ضرور آزمائش کیجئے۔ اخبار میں چھپوانے سے ہرگز اشتہاری چیز خیال نہ کیجئے۔

کپڑوں کے ٹکڑے صدہا قسم کے۔

قیمت مال نمبر۱ — جس میں پون پون گز لمبے ٹکڑے اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑہ نکلیگا فی پونڈ ایک روپیہ ایک آنہ (۱؍)

قیمت مال نمبر۲ — جس میں گز دو گز۔ ۳ گز لمبے ٹکڑے اور تھانیہ اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑہ ایک یا دو ٹکڑوں کی شکل میں نکلیگا۔ فی پونڈ ایک روپیہ چودہ آنہ ۱۴؍

ضروری اطلاع: ہر دو قسم کے مال کا ہر تھان ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ تک ہوتا ہے لہذا ایک تھان سے کم ہرگز نہ منگاویں۔ البتہ غریب و کم حیثیت طالبات اصحاب کو تجربہ کی صورت میں ہر پونڈ بھی اگر بھیجا جا دیگا۔ مگر اس سے کم ہرگز نہیں اس اشتہار کے ملاحظہ فرماتے ہی فوراً سے پیشتر کارڈ روانہ فرمائیے دیر ہرگز نہ کیجئے اور صرف ۱؍ کے ٹکٹ برائے اطمینان قبولیت وی پی پارسل کے ہمراہ فرمائش روانہ فرما کر شکریہ کیجئے جو بل میں مجرا دیا جاویگا قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی ضرور تحریر کیجئے تاکہ محصول کم لگے فہرست کارخانہ۔ ۱؍ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیے (اخبار) کے مطلب کی بات۔ ہر زبان کے اخبار ہمارے نرخ پر لینے کے لئے اپنی کاپی بھیجکر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

خوشبودار چھالیہ: اس کے استعمال سے ہر وقت خوشبو دار رہتا ہے۔ دانتوں کو پختہ اور نہایت مضبوط کرتی ہے۔ تندرستی کے لئے از حد مفید نہایت لاجواب تحفہ قیمت فی ڈبہ چھ آنہ ۶؍

ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ ایل وہیل وشر اینڈ کو ہول سیل مرچنٹ اینڈ جنرل ڈیلرز دہلی

دیگر کتب

حل مشکلات	{	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اوّل - ۶ - ۷/ +
تحقیق بائیبل	{	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴ - ۷/ +
طالبانِ حق	{	کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹/ +

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲ پائی +
رومن اردو	"	۲ پائی +
گورمکھی	"	۱ پائی +
بچوں کی پرورش	"	ا/ +
تواریخ بائیبل	"	عہ +
حیاتِ مسیح	"	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	"	۸/ +
سبد غزلیں اُردو	"	ا/ +
گورمکھی	"	ا/ +

۱ - اسلام میں مسیح ا/
۲ - ینابیع القرآن ۳/
۳ - بائیبل یا قرآن ۱۰/
۴ - شنو کے دس اوتار ۲/
۵ - آواگون یا آئندہ زندگی ا/
۶ - تناسخ کا کھنڈن ۲/
۷ - سیر ہند معہ تصویرات اُردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے مطالعے سے ہر گھر کے لئے اِمداد مِل سکتی ہے +

۱ - رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲ - تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۲/ +
۳ - دولت لازوال اُردو ۳/ - ۸/ -
رومن اُردو ۸/ +
۴ - عزت بے مثال اُردو ۳/ - ۵/ -
رومن اُردو ۸/ +
۵ - اصلاح اخلاق سہ/ +
۶ - ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷ - شادی کی بابت خیالات ا/ +
۸ - سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۹ - صفائی کی ضرورت ۳ پائی
۱۰ - رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴/

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مِل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دہ لگاتے ہی سفید بال کالے بھونرے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے۔ وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے +

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی - پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزنِ مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیو کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم ایم کاتی کی کمپنی

سنگ مرمر و ٹلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فینسی لادیاں ملک کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملینگے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاتی اینڈ کمپنی نمبر ۲۸ کسٹم ہاؤس روڈ سرکل بمبئی



پچیس برس کی پُرانی اور جہان مشہور دوکان فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہے +

جیبی گھڑیاں

میٹل خیاط واچ قیمت ۳ ؎
میٹل سورج واچ قیمت لعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۳ برس
میٹل پروائز رواچ ۔ قیمت ۷ ؎ گارنٹی ۵ برس
میٹل برانمیو رواچ ۔ قیمت مہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں ہو گرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت سعہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس صہ سے لیکر ۶۵ تک کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ۳ سے لیکر ۵۰۰ تک اور دیوار پر لگانیکے کلاک اور بیٹھک کلاک صہ سے لیکر ۳۰۰ تک ملیں گے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے مال بذریعہ وی۔ پی روانہ کیا جاتا ہے بیوپاریونکو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۸۸ عبدالرحمٰن اسٹریٹ بمبئی

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا ۔ پیٹ میں گری مروڑ کچھ نہیں ہوگی نہ بعمل تناسل اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں ۔ یہ گولیاں کل ہیں قیمتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے ۔ قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ ۔ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ دوا لحظہ میں اُسکو بالکل کر دیتا ہے ۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹپک رگوں میں اینٹھن ۔ کنپٹی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہے ۔ درد وغیرہ نصف منٹ میں ہو دور ہو جاتا ہے ۔ قیمت ۸ ٹکیوں کی چھ آنہ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اور شدھا لیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائز ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں ۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقیاد بیماریاں لقوا ۔ گٹھیا ۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا ۔ یادداشت میں کمی ہونا ۔ چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا ۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا ۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرانا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی ۱ ؎ محصول ڈاک ۶ ر +

ملنے کا پتہ گوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار ۔ بمبئی

پادری ای ۔ ایم ۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براور زچھپا